روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

جمعرات یکم نومبر 2012ء 15 ذوالحج 1433 ہجری یکم نبوت 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 252

آنکھوں پر صبر کرنے والا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ جب میں اپنے بندہ کو اس کی دو پیاری چیزوں کے ذریعہ آزماؤں اور وہ صبر کرے تو میں اس کے بدلے اس کو جنت دیتا ہوں۔ آپؐ کی مراد اس سے اس کی دو آنکھیں تھیں۔

(ریاض الصالحین باب الصبر حدیث:34)

حضرت مسیح موعود نے دین حق کی تعلیم، قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بلند مقام ومرتبہ دنیا کے سامنے پیش فرمایا

مصائب پر صبر کرنے والے فتحیاب ہوں گے اور ان پر برکتوں کے دروازے کھولے جائیں گے

احمدی مخالفت اور تکالیف پر پریشان نہ ہوں، ان کا یہ صبر اور قربانی انہیں مستقل جنتوں کا وارث بنا رہی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 26 اکتوبر 2012ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 26 اکتوبر 2012ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں ترجمہ کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست نشر کیا گیا۔

حضور انور نے آغاز میں سورۃ البروج کی آیات 2 تا 12 کی تلاوت وترجمہ کے بعد فرمایا کہ ان آیات میں دین حق کی اصل تعلیم کے ہر زمانے میں محفوظ رہنے اور دین کی نشاۃ ثانیہ کیلئے حضرت مسیح موعود کے آنے کا بھی ذکر ہے۔ آپ کی مخالفت اور آپ کی جماعت کو قربانیوں کیلئے بھی تیار کیا گیا ہے۔ مخالفین اپنے عزائم میں نامراد رہیں گے اور مومنین جنتوں اور کامیابیوں کے وارث بنائے جائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ان آیات کے مضمون کی تفصیل میں جائیں اور آجکل کے جماعت کے حالات پر غور کریں تو قرآن کریم کی صداقت، آنحضورؐ کی سچائی اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان اور یقین میں اضافہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو قرآن کریم کی خوبصورت تعلیم کی سچائی اور اس کے سب سے اعلیٰ وارفع ہونے کو دنیا پر ثابت کرنے کیلئے بھیجا۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بلند مقام ومرتبہ کو دنیا کے سامنے پیش فرمایا۔ اور پھر آپ کی تعلیم کے زیر اثر آپ کی قائم کردہ جماعت ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھنے والے ہر ہاتھ اور دریدہ دہنی کرنے والی ہر زبان کو روکنے کیلئے صحیح ردعمل کا اظہار کر رہی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کی مخالفت کی آگ ابھی کم نہیں ہوگی۔ مومنین کو بہرحال قربانیاں دینی پڑیں گی لیکن احمدیت کی ترقی اس سختی اور قربانی کے نتیجے میں ہوگی۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا ان کے ساتھ سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی، وہ آخر فتحیاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ سچائی کی فتح ہوگی۔ آفتاب اپنے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا۔ ضرور ہے کہ اسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے خوں نہ ہو جائیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ مطلب یہ ہے کہ احمدی اپنی دعاؤں، عبادتوں، نمازوں اور تہجدوں میں ایک خاص رنگ پیدا کریں تو یقیناً آخری فتح ہماری ہے۔ دین حق کی فتح یقیناً حضرت مسیح موعود اور آپ کی جماعت سے وابستہ ہے لیکن اس کے لئے ہمیں کوشش کرنی ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں توجہ دلائی ہے کہ ایمان کی حفاظت کے لئے آگ میں جلنے کیلئے تیار رہو۔ اس میں مخالفت کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ حضور انور نے پاکستان میں احمدیوں کے حالات اور احمدیوں کی جانی قربانیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ قربانیاں رائیگاں جانے کیلئے نہیں بلکہ فتوحات دکھانے کیلئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان فتوحات کی تسلی بھی دلائی ہے۔ پس مخالفین احمدیوں کو جانی نقصان پہنچا کر احمدیوں کے ایمانوں کو متزلزل نہیں کر سکتے اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج احمدی حقیقت میں اس قربانی کی روح کو سمجھتا ہے اور سمجھتا رہے گا۔ فرمایا کہ احمدی اس مخالفت سے پریشان نہ ہوں۔ ان کا یہ صبر اور قربانی احمدیوں کو مستقل جنتوں کا وارث بنا رہی ہے۔

حضور انور نے کراچی میں شہید ہونے والے مکرم سعد فاروق صاحب ابن مکرم فاروق احمد کاہلوں صاحب، مکرم بشیر احمد بھٹی صاحب اور مکرم ڈاکٹر راجہ عبدالحمید خان صاحب ابن مکرم راجہ عبدالعزیز صاحب اور گھٹیالیاں کلاں ضلع سیالکوٹ میں شہید ہونے والے مکرم ریاض احمد بسراء صاحب ابن مکرم چوہدری منیر احمد بسراء صاحب کا ذکر خیر اور ان کی جماعتی خدمات کا تذکرہ فرمایا۔ حضور انور نے مکرم عزت عبدالسمیع محمد جلال صاحب آف مصر کی وفات پر ان کا ذکر خیر فرمایا۔ کراچی کے واقعہ میں زخمی ہونے والوں کی صحتیابی کیلئے دعا کی تحریک فرمائی اور نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد ان تمام مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

بلاضرورت قرض

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

''جب قرض بلاضرورت لیا جاتا ہے تو اس کو یہ کہنا چاہئے کہ وہ ایک شیطانی چکر میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور اس طرح پر گھروں کا سکون برباد ہو جاتا ہے قرضوں کے بعد جو حالت ہوتی ہے اس سے طبیعتوں میں چڑ چڑا پن پیدا ہو جاتا ہے۔ میاں بیوی بچوں کے تعلقات خراب ہو رہے ہوتے ہیں گھروں میں ظلم ہو رہے ہوتے ہیں۔ تو یہ ایک عارضی خوشی کی خاطر وہ اپنے آپ کو مشکلات میں گرفتار کر لیتے ہیں چاہے بغیر سود کے ہی قرض لے کر کر رہے ہوں لیکن سود کا قرض لینا تو بالکل ہی لعنت ہے۔''

(خطبات مسرور جلد 5 صفحہ 247)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2012ء
مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی آمد

- مکرم ڈاکٹر محمد محمود شیخ صاحب ماہر امراض معدہ وجگر مورخہ 4 نومبر 2012ء کو فضل عمر ہسپتال کے آؤٹ ڈور بالائی منزل میں اور
- مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب ماہر امراض جلد مورخہ 11 نومبر 2012ء کو آؤٹ ڈور گراؤنڈ فلور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔

ضرورت مند احباب و خواتین سے درخواست ہے کہ وہ ڈاکٹر صاحبان کی خدمات سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور قبل از وقت شعبہ پرچی روم سے اپنی رجسٹریشن کروالیں مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مکرم ڈاکٹر راجا عبدالحمید خان صاحب شہید کراچی کے کوائف

مکرم ڈاکٹر راجا عبدالحمید خان صاحب ابن مکرم راجا عبدالعزیز صاحب مرحوم بلدیہ ٹاؤن کراچی مورخہ 23/اکتوبر 2012ء کو راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے۔ مرحوم نیوی کی ڈیوٹی سے واپس آنے کے بعد رات 8 سے 10 بجے تک اپنے کلینک واقع بلدیہ ٹاؤن میں بیٹھتے تھے مورخہ 23/اکتوبر 2012ء کی رات آپ حسب معمول اپنے کلینک پر بیٹھے مریض چیک کر رہے تھے کہ تقریباً 8 بجکر 45 منٹ پر دو موٹر سائیکل سوار آپ کے کلینک پر آئے ایک موٹر سائیکل پر ہی سوار رہا جبکہ دوسرا کلینک میں داخل ہوا اور اُس نے آپ پر 3 فائر کئے۔ ایک گولی آپ کے بائیں گال پر لگی اور دائیں جانب گال کے اُوپری حصہ سے باہر نکلی، ایک گولی ٹھوڑی پر نیچے کی جانب لگی۔ جبکہ ایک گولی بائیں کندھے پر لگی اور کمر سے باہر نکلی۔ ان تین گولیوں کے لگنے سے آپ موقع پر ہی راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے۔

1994ء میں محترم سید محمد رضا بسمل صاحب جو کہ ضلع کراچی کے ایک معروف داعی الی اللہ اور صاحبِ علم بزرگ ہیں کا رابطہ مکرم ڈاکٹر راجا عبدالحمید خان صاحب مرحوم کے والد مکرم ڈاکٹر عبدالعزیز خان صاحب سے ہوا۔ سوال و جواب کی کئی محفلیں ہوئی جس کے بعد سب سے پہلے مکرم ڈاکٹر راجا عبدالحمید خان صاحب شہید کو 1994ء ہی میں بیعت کر کے جماعت احمدیہ مبائعین میں شامل ہونے کی توفیق حاصل ہوئی۔ جس کے تھوڑے عرصے بعد ہی آپ کے والد صاحب اور والدہ صاحبہ نے بھی بیعت کر لی۔

مرحوم کے آباؤ اجداد کا تعلق افغانستان کے قبیلے یوسف زئی سے ہے آپ کے خاندان نے پہلے افغانستان سے بریلی اور پھر بریلی سے ممبئی ہجرت کی۔ مرحوم کے دادا مکرم عبدالحمید خان صاحب جن کے نام پر آپ کا نام رکھا گیا حیدرآباد دکن کے نواب کے چیف سیکرٹری تھے۔ مرحوم کے والد مکرم عبدالعزیز خان صاحب نے ممبئی سے ایم۔بی۔ ایس کیا ملک کی تقسیم کے بعد آپ کراچی شفٹ ہو گئے اور پولیس ہیڈ کوارٹر کراچی میں بطور سرجن ڈیوٹی سرانجام دینا شروع کر دی اور ریٹائرمنٹ کے بعد بلدیہ ٹاؤن میں اپنا کلینک شروع کر دیا۔

مکرم راجا عبدالحمید صاحب ستمبر 1972ء میں کراچی میں پیدا ہوئے، آپ نے بلدیہ ٹاؤن ہی سے انٹر تک تعلیم حاصل کی اور پھر نیوی سے انٹرنشپ کر کے نیوی میں بطور سولین فورمین بھرتی ہوئے۔ آپ اپنے والد صاحب کے ساتھ اُن کے کلینک میں بیٹھا کرتے تھے اُن کی وفات کے بعد اُن سے حاصل شدہ تجربے کی بنیاد پر اُنہوں نے کلینک کو جاری رکھا۔

مرحوم بطور سیکرٹری تربیت نومبائعین حلقہ بلدیہ ٹاؤن خدمت انجام دے رہے تھے۔ اس کے علاوہ آپ کو شعبہ دعوت الی اللہ ضلع کراچی کے تحت بطور نگران سیکٹر بھی خدمات کی توفیق مل رہی تھی اس کے ساتھ خدام الاحمدیہ کی سطح پر آپ کو بطور ناظم تربیت نومبائعین مجلس بھی خدمت کی توفیق حاصل رہی۔

مرحوم خوش طبع، ہمدردانہ اور با اخلاق مزاج کے حامل انسان تھے۔ چہرے پر ایک دھیمی سی مسکراہٹ کے ساتھ دھیمی آواز میں بات کیا کرتے تھے۔ آپ کی اہلیہ بتاتی ہیں کہ آپ ایک انتہائی خیال رکھنے والے اور محبت کرنے والے شوہر اور شفیق باپ تھے۔ دین کی خدمت اور اطاعت، خلافت سے محبت آپ کی خوبیوں میں سے نمایاں خوبیاں تھیں۔

آپ کی اہلیہ مزید بتاتی ہیں کہ بلدیہ ٹاؤن میں ہونے والی شہادتوں کی وجہ سے علاقے میں تناؤ تھا مرحوم شہادت سے ایک روز قبل مجھے کہنے لگے کہ کچھ احمدی گھرانے حالات کی وجہ سے یہاں سے شفٹ ہو رہے ہیں اس طرح دشمن اپنے عزائم میں کامیاب ہو جائے گا۔ رقت طاری ہو گئی اور کہنے لگے میں ڈرتا نہیں ہوں میری خواہش ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان ہو جاؤں۔ نیز کہا کہ کہیں آپ ڈر کا شکار تو نہیں ہیں تو میں نے کہا کہ نہیں میں بھی نہیں ڈرتی ہوں بلکہ مجھے بھی آپ کے لئے اور اپنے لئے شہادت کا شوق ہے۔

آپ کی اہلیہ نے بتایا کہ مرحوم کا سلوک میرے ساتھ بہت اچھا تھا میری معمولی سی تکلیف میں بھی گھبرا جاتے تھے کیونکہ وہ خاندان میں اکیلے احمدی تھے اِس لئے عید وغیرہ پر جب کوئی عزیز رشتے دار ہمارے گھر نہ آتا تو مجھے گھبراہٹ ہوتی اُس پر کہتے کہ افسردہ کیوں ہو پوری جماعت ہماری عزیز ہے ہر احمدی ہمارا رشتے دار ہے۔

احباب سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے ان کے درجات کو بلند کرے نیز اہلیہ اور بچیوں کو صبر جمیل کی توفیق دے اور خلافت احمدیہ سے وابستہ رہنے کی توفیق سعید عطا فرمائے۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ نصرت حمید صاحبہ بنت مکرم سید احمد علی شاہ صاحب اور تین بیٹیاں (صباء عمر 10 سال، کشف عمر 7 سال اور ساجدہ عمر 2 سال) چھوڑی ہیں۔ آپ کی تین بہنیں ہیں مگر تینوں غیر احمدی ہیں، والدین وفات پا چکے ہوئے ہیں۔ آپ کی والدہ محترمہ کا نام محترمہ دلشاد بیگم صاحبہ مرحومہ ہے۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20،15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

2 نومبر 2012ء

5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم، درس حدیث
5:55 am	یسرنا القرآن
6:20 am	دورہ حضور انور
7:30 am	جاپانی سروس
7:50 am	ترجمۃ القرآن
9:05 am	ایم ٹی اے ورائٹی
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم، درس حدیث
11:25 am	یسرنا القرآن
11:45 pm	دورہ حضور انور
12:55 pm	سرائیکی سروس
1:25 pm	راہ ہدیٰ
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	فقہی مسائل
4:40 pm	تلاوت قرآن کریم
5:00 pm	سیرت النبی ﷺ
6:00 pm	خطبہ جمعہ Live
7:15 pm	یسرنا القرآن
7:35 pm	بنگلہ سروس
8:45 pm	خلافت احمدیہ سال بہ سال
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 2 نومبر 2012ء
10:35 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:20 pm	دورہ حضور انور برکینا فاسو

3 نومبر 2012ء

12:25 am	ریئل ٹاک
1:30 am	فقہی مسائل
2:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 2 نومبر 2012ء
3:40 am	راہ ہدیٰ
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم، درس حدیث
5:30 am	یسرنا القرآن
5:50 am	دورہ حضور انور
7:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 2 نومبر 2012ء
8:15 am	راہ ہدیٰ
10:00 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2011ء
1:25 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:00 pm	سوال و جواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 2 نومبر 2012ء
5:15 pm	تلاوت قرآن کریم
5:25 pm	سٹوری ٹائم
5:40 pm	الترتیل
6:10 pm	انتخاب سخن LIVE
7:10 pm	بنگلہ پروگرام
8:10 pm	کچھ یادیں، کچھ باتیں
9:00 pm	راہ ہدیٰ LIVE
10:30 pm	الترتیل
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:20 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2011ء

4 نومبر 2012ء

12:30 am	فیتھ میٹرز
1:40 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:15 am	راہ ہدیٰ
3:45 am	سٹوری ٹائم
3:55 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 2 نومبر 2012ء
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:30 am	تلاوت قرآن کریم، درس ملفوظات
6:00 am	الترتیل
6:30 am	جلسہ سالانہ یوکے 2011ء
7:55 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 2 نومبر 2012ء
9:05 am	کچھ یادیں کچھ باتیں
10:00 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:25 am	یسرنا القرآن
11:45 am	چلڈرن کلاس
12:50 pm	فیتھ میٹرز
1:55 pm	سوال و جواب
3:05 pm	انڈونیشین سروس
5:15 pm	تلاوت قرآن کریم، درس حدیث
5:40 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 2 نومبر 2012ء
7:10 pm	بنگلہ سروس
8:15 pm	چلڈرن کلاس
9:20 pm	کسوٹی
9:50 pm	کسر صلیب
10:35 pm	کڈز ٹائم
11:05 pm	یسرنا القرآن
11:30 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:55 pm	چلڈرن کلاس

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

دنیا کے احمدیوں کے نزدیک اور ہمارے غیر از جماعت مہمانوں کے نزدیک یوکے کا جلسہ سالانہ اب صرف یو۔کے کا جلسہ سالانہ نہیں رہا بلکہ مرکزی جلسہ سالانہ ہے اور اس کی وجہ یہی ہے کہ خلیفۂ وقت کی یہاں رہائش ہے

مہمان نوازی کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ انبیاء کے اوصاف میں سے ایک وصف ہے اور حضرت مسیح موعود کو تو خاص طور پر جو کام دیئے گئے ہیں اُن میں سے ایک اہم کام مہمان نوازی کا بھی ہے

حضرت مسیح موعود کے کاموں کی سرانجام دہی کے لئے آپ کے ہر طرح سے مددگار بننے کے لئے ہمارا یہ بھی فرض بنتا ہے کہ جو کام مہمان نوازی کا ہمارے سپرد کیا گیا ہے اُس کو بھی احسن رنگ میں بجالائیں

ہر کارکن اپنی ڈیوٹی کے دوران نمازوں اور عبادت کی طرف توجہ دے اور یہ انتہائی اہم ہے

جلسہ سالانہ یوکے کی مناسبت سے قرآن مجید ،احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعود کے ارشادات وواقعات کی روشنی میں مہمان نوازی اور انتظامات جلسہ سے متعلق اہم نصائح

مہمانوں کی اور خاص طور پر حضرت مسیح موعود کے مہمانوں کی مہمان نوازی کو فضلِ الٰہی سمجھیں اور اس کے لئے پہلے سے بڑھ کر قربانی کے جذبے کے تحت اپنی خدمات پیش کریں

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 31راگست 2012ء بمطابق 31رظہور 1391 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح مورڈن۔لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یوکے جلسہ سالانہ کی آمد آمد ہے اور اگلے جمعہ سے جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے، انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف شعبہ جات کے کارکنان حسبِ سابق بڑا وقت دے رہے ہیں اور جلسہ سالانہ کی تیاری کے لئے بڑی محنت اور قربانی کر رہے ہیں۔ یہاں آنے والے، جلسہ میں شامل ہونے والے غیر از جماعت مہمان جو اکثر آتے ہیں اور ہر سال آتے ہیں وہ حیران ہوتے ہیں کہ ایک چھوٹا سا شہر ہی عارضی طور پر آباد کر دیا جاتا ہے جس میں تمام سہولتیں موجود ہوتی ہیں اور یہ کام صرف دس پندرہ دن میں ہو جاتا ہے۔ بعض غیر سمجھتے ہیں کہ شاید بعض کاموں کی پیشہ وارانہ مہارت رکھنے والوں سے یہ کام لیا جاتا ہے اور وہ یہ کام کرتے ہیں اور شاید اس پر کثیر رقم خرچ ہوتی ہوگی۔ لیکن جب اُنہیں یہ بتاؤ کہ یہ سب کچھ احمدی والنٹیئرز کرتے ہیں اور ایسے لوگ کرتے ہیں جن کا اپنی عملی زندگی میں ان کاموں سے کوئی تعلق نہیں تو یہ بات جیسا کہ میں نے کہا، اُن کے لئے بہت بڑی حیرانی کا باعث بنتی ہے۔ بیشک کچھ خرچ کر کے کچھ کام جو ہے غیروں سے بھی کروایا جاتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے ستّر پچھتّر فیصد کام اُن کارکنوں کے ذریعہ انجام پاتا ہے جن میں بڑی عمر کے مرد بھی ہیں، نوجوان بھی ہیں، بچے بھی ہیں، عورتیں بھی ہیں۔ اور پھر جلسہ کے دنوں میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہی کارکن پورے نظام کو، یہ جو جلسہ کا نظام ہے، اُسے سنبھالتے ہیں اور ایک جوش اور جذبہ کے تحت سنبھالتے ہیں، ان کو کوئی مجبوری نہیں ہوتی۔ وہ اس لئے سنبھالتے ہیں اور ہر قسم کا کام بغیر کسی عار کے کر لیتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کے مہمانوں کی خدمت کی جائے۔ پس یہ اُن لوگوں کے لئے بہت بڑا اعزاز ہے جو یہ سب کام کرتے ہیں اور سالہا سال سے کرتے چلے جا رہے ہیں اور احسن رنگ میں کرتے ہیں۔

حسبِ روایت جلسہ سے ایک ہفتہ پہلے میں کیونکہ کارکنان کو اُن کے کام کی اہمیت اور مہمان نوازی کی اہمیت کے بارے میں بتاتا ہوں، اس طرف توجہ دلاتا ہوں، اس لئے آج اس بارے میں کچھ کہوں گا۔ اس لئے کہ یاددہانی سے مزید توجہ پیدا ہوتی ہے اور بعض دفعہ بعض واقعات اور نصیحت نیا جوش اور جذبہ بھی پیدا کر دیتے ہیں۔ یہ خصوصیت بھی اِس وقت صرف یوکے کے جلسہ سالانہ میں کام کرنے والے کارکنان کو حاصل ہے کہ مہمانوں کی خدمت کرنے والوں کو حضرت مسیح موعود کے مہمانوں کی خدمت کی اہمیت کے بارے میں خاص طور پر کچھ کہا جاتا ہے۔ یہ اس لئے نہیں کہ یوکے میں کام کرنے والے کارکنان کے جوش و جذبے میں کوئی کمی ہے اور دنیا کے دوسرے ممالک کے کارکنان زیادہ جوش اور جذبے سے کام کرتے ہیں۔ نہیں، بلکہ اس لئے کہ یوکے کے جلسہ کی اہمیت دنیا کے کسی بھی ملک کے جلسہ سالانہ کی اہمیت سے اس وقت زیادہ ہے۔ یعنی فی الحال گزشتہ ستائیس اٹھائیس سال سے یہ اہمیت زیادہ ہے کیونکہ یہ جلسہ اب عالمی جلسہ کی صورت اختیار کر گیا ہے۔ دنیا کے کسی بھی ملک کے جلسہ سالانہ میں خلیفۂ وقت کی شمولیت ضروری نہیں ہوتی لیکن جب

سے پاکستان میں جلسوں پر پابندی لگائی گئی ہے، اس وجہ سے یہاں جلسے منعقد ہو رہے ہیں۔ پاکستان میں جلسہ پر پابندی کی وجہ سے احمدیوں پر، پاکستانی احمدیوں پر زمین تنگ کی جانے کی وجہ سے، خلیفۂ وقت کے یہاں آنے اور یوکے کو فی الحال یا لندن میں فی الحال مرکز بنانے کی وجہ سے، جیسا کہ میں نے کہا، گزشتہ تقریباً اٹھائیس سال سے خلیفۂ وقت کی جلسہ سالانہ میں یہ شمولیت ایک لازمی حصہ بن چکی ہے۔ اور اسی وجہ سے دنیا کے کونے کونے سے جلسہ میں شمولیت کے لئے احمدی بھی اور غیر از جماعت بھی مہمان آتے ہیں۔ دنیا کے احمدیوں کے نزدیک اور ہمارے غیر از جماعت مہمانوں کے نزدیک یوکے کا جلسہ سالانہ اب صرف یوکے کا جلسہ سالانہ نہیں رہا بلکہ جیسا کہ مَیں نے کہا مرکزی جلسہ سالانہ ہے اور اس کی وجہ یہی ہے کہ خلیفۂ وقت کی یہاں رہائش ہے۔

پس اس لحاظ سے یہاں کے انتظامات کی وسعت بھی زیادہ ہو چکی ہے اور یہاں آنے والے مہمانوں کی توقعات بھی کچھ زیادہ ہوتی ہیں اور اس وجہ سے مجھے بھی اور یہاں کی انتظامیہ کو بھی زیادہ فکر ہوتی ہے کہ مہمانوں کی صحیح طرح مہمان نوازی کی جا سکے۔ جلسہ کے انتظامات ہر لحاظ سے صحیح ہوں اور اس کے لئے کوشش بھی ہوتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ انتظامات میں جس حد تک بہتری کی جا سکتی ہے، کی جائے۔ اسی وجہ سے بعض دفعہ اخراجات بھی زیادہ ہو جاتے ہیں اور یوکے جماعت کا بجٹ اس کا متحمل نہیں ہوتا یا نہیں ہو سکتا۔ **گو کہ اکثر حصہ جلسہ سالانہ کے اخراجات کا یوکے جماعت ہی برداشت کرتی ہے لیکن بہر حال مرکز کو بھی اخراجات میں تیس پینتیس فیصد حصہ یا بعض دفعہ زیادہ ڈالنا پڑتا ہے۔** یہ اخراجات کچھ مرکز کو بھی برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ یہ مَیں اس لئے بتا رہا ہوں کہ بعض طبائع بعض دفعہ یہ اظہار کر دیتی ہیں کہ یوکے جماعت پر مرکز بہت بوجھ ڈال دیتا ہے۔ گو کہ یہاں کی جماعت کی اکثریت قربانی کرنے والوں کی ہے اور جلسہ کی برکات کی وجہ سے یہی چاہتی ہے یا چاہے گی اور مَیں امید رکھتا ہوں یہی چاہتے ہوں گے کہ وہی سب خرچ برداشت کریں لیکن چند بے چینیاں پیدا کرنے والے بے چینی پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور پھر جیسا کہ مَیں نے کہا کیونکہ مرکزی جلسہ کی حیثیت ہے اس لئے مرکز بھی اپنا فرض سمجھتا ہے کہ کچھ حصہ اس میں ڈالا جائے۔

بہر حال مَیں یہ ذکر کر رہا تھا کہ یوکے کا جلسہ سالانہ دنیا کی نظر میں ایک مرکزی جلسہ ہے اس لئے یہاں کے کارکنوں اور انتظامیہ کی ذمہ داری بھی بہت بڑھ جاتی ہے اور مجھے بھی اس کی فکر ہوتی ہے۔ اس لئے جلسہ سے پہلے اس طرف توجہ دلائی جاتی ہے کہ کارکنان ہمیشہ یاد رکھیں کہ تمام دنیا کے احمدیوں کی نظر اور اس حوالے سے اُن احمدیوں سے تعلق رکھنے والوں کی نظر، یعنی غیر از جماعت کی نظر بھی جو مختلف ممالک سے بطور مہمان آئے ہوتے ہیں، بعض سرکردہ لیڈر اور معززین ہوتے ہیں، اُن کی نظر جلسہ کے انتظامات اور کارکنان پر ہوتی ہے۔ اس لئے کارکنان کے رویے، اُن کے کام کے طریق، اُن کے اخلاق، اُن کی مہمان نوازی کے معیار انسانی استعدادوں کے مطابق بہتر سے بہتر ہونے چاہئیں جس کے لئے ہر کارکن کو، مرد کو، عورت کو، بچے کو جو مختلف ڈیوٹیوں پر مقرر کئے گئے ہیں، اپنی بھرپور کوشش کرنی چاہئے اور ہمیشہ جلسہ کے بعد جس طرح خاص طور پر باہر سے آنے والے غیر مہمان یہاں کے کارکنان کی مہمان نوازی کی تعریف کرتے رہے ہیں۔ اس سال بھی اور ہمیشہ یہی کوشش ہونی چاہئے کہ یہ معیار کبھی گرنے نہ پائیں بلکہ ہر سال معیار بلند ہونا چاہئے۔ مومن کا قدم پیچھے نہیں ہٹتا بلکہ آگے ہی آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ ہمیشہ ترقی کی طرف جانا چاہئے۔

مہمان نوازی کوئی معمولی وصف یا عمل نہیں ہے بلکہ ایسی نیکی ہے جس کا قرآنِ کریم میں بھی ذکر ہے اور مومنوں کو یہ حکم ہے کہ نیکیوں میں آگے بڑھو۔ ایک مہمان نوازی ہوتی ہے جو عام دنیا دار بھی کرتے ہیں۔ ہر اچھے اخلاق والا ایسی مہمان نوازی کر رہا ہوتا ہے۔ اُس کی بھی بڑی اہمیت ہوتی ہے اور اللہ کی مخلوق کی خدمت کی وجہ سے یقیناً ایسا شخص ثواب کا بھی مستحق ہوتا ہوگا۔ لیکن جب ایک عمل خالصتاً للہ کیا جائے، اپنے ذاتی مہمان نہ ہوں، کوئی عزیز رشتہ دار نہ ہوں، کوئی دنیاوی غرض نہ ہو بلکہ بے نفس ہو کر خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے مہمان نوازی ہو تو پھر یقیناً ایسی مہمان نوازی اللہ تعالیٰ کے ہاں دوہرا اجر پانے والی ہوتی ہے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں بھی مہمان نوازی کی طرف توجہ دلائی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا واقعہ بھی بیان ہوا ہے۔ اُن کی مہمان نوازی کی خصوصیت کو بھی اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر بیان فرمایا ہے کہ مہمان کے آتے ہی پہلا کام جو انہوں نے کیا وہ یہ تھا کہ جو بھی وہاں کا انتظام تھا اُس کے مطابق ایک پُر تکلف کھانا اُن کے سامنے چُن دیا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب پہلی وحی ہوئی اور آپ کو اس سے خوف پیدا ہوا تو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ کی بات سن کر فوری طور پر اور بے ساختہ آپ کی جن خوبیوں کا ذکر کیا اور کہا کہ ایسی خوبیوں والے کو خدا تعالیٰ کس طرح ضائع کر سکتا ہے یا اُس سے کس طرح ناراض ہو سکتا ہے، اُن میں سے ایک اعلیٰ وصف اور خوبی حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہمان نوازی بتائی تھی۔

(صحیح بخاری کتاب بدء الوحی باب کیف کان بدء الوحی الیٰ رسول اللہؐ حدیث3)

پس مہمان نوازی کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ انبیاء کے اوصاف میں سے ایک وصف ہے اور حضرت مسیح موعود کو تو خاص طور پر جو کام دیئے گئے ہیں اُن میں سے ایک اہم کام مہمان نوازی کا بھی ہے۔ فرمایا تھا مہمان آئیں گے تو نہ پریشان ہونا ہے، نہ تھکنا ہے۔

(ماخوذ از تذکرہ صفحہ535 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

پس جماعت بھی من حیث الجماعت اور جماعت کا ہر فرد بھی اس اہم فریضہ کی ادائیگی کا ذمہ دار ہے۔ حضرت مسیح موعود مہمان کی کس طرح عزت افزائی فرمایا کرتے تھے، کس طرح اُس کا خیال رکھا کرتے تھے؟ اس کا اظہار ایک واقعہ سے ہی بخوبی ہو سکتا ہے کہ ایک مرتبہ آپ بیمار تھے، طبیعت بہت ناساز تھی۔ آپ کو مہمان کے آنے کی خبر ہوئی تو فوری طور پر باہر تشریف لے آئے اور فرمایا کہ آج میں باہر آنے کے قابل نہ تھا لیکن مہمان کا کیونکہ حق ہوتا ہے، وہ تکلیف اُٹھا کر آتا ہے اس لئے میں اس حق کو ادا کرنے کے لئے باہر آ گیا ہوں۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد پنجم صفحہ 163۔ایڈیشن 2003ء۔مطبوعہ ربوہ)

وہ مہمان جو حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے، آپ کی صحبت سے فیض پانے کے لئے حاضر ہوتے تھے اور آپ کے حکم سے آتے تھے کیونکہ آپ بار بار تلقین فرمایا کرتے تھے کہ میرے پاس آؤ۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد اول صفحہ 480-479 ۔ایڈیشن 2003ء۔مطبوعہ ربوہ)

آج جو ہمارے مہمان آ رہے ہیں یا آئیں گے وہ بھی حضرت مسیح موعود کے حکم سے آپ کے قائم کردہ تربیتی نظام سے فائدہ اُٹھانے کے لئے ہی آ رہے ہیں اور آئیں گے۔ اُس جلسہ میں شمولیت کے لئے آ رہے ہیں جس کا اجراء حضرت مسیح موعود نے فرمایا اور احبابِ جماعت کو جو وسائل رکھتے ہیں، اس میں شامل ہونے کی نصیحت فرمائی۔ پس یہ آنے والے مہمان اس لحاظ سے حضرت مسیح موعود کے مہمان ہیں اور ہمارے لئے یہ اعزاز ہے، ہر کارکن کے لئے یہ اعزاز ہے کہ ان مہمانوں کی بھرپور خدمت کریں، اُنہیں کسی قسم کی تکلیف نہ ہونے دیں۔ جن توقعات کو لے کر وہ یہاں آتے ہیں اُنہیں پورا کرنے کی کوشش کریں۔

جلسہ پر آنے والے مہمان تو عموماً آتے ہی جلسہ کے لئے ہیں اور چند دن کے لئے اور پھر واپس چلے جاتے ہیں۔ آجکل جیسا کہ مَیں نے کہا مرکزی جلسہ ہونے کی حیثیت سے دنیا کے کونے کونے سے آتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے مہمان کا اُس کو جائز حق دو اور آپؐ نے فرمایا کہ یہ جائز حق تین دن کی مہمان نوازی ہے یا چند دنوں کی مہمان نوازی ہے۔

(ماخوذ از صحیح بخاری کتاب الادب باب اکرام الضیف و خدمتہ ایاہ بنفسہ حدیث: 6135)

لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان نوازی کے اپنے معیار کیا تھے؟ چند دن کی مہمان نوازی نہیں تھی بلکہ مستقل مہمان نوازی ہوتی تھی۔ روایات میں آتا ہے کہ وہ لوگ جو دین سیکھنے کی غرض سے ہر وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دَر پر پڑے رہتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس لحاظ سے مستقل مہمان ہوتے تھے، اُن کی ضروریات کا کس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیال رکھا کرتے تھے اور آپؐ کس طرح اُن کی مہمان نوازی فرماتے تھے۔

مالک بن ابی عامر کی ایک لمبی روایت ہے جس میں وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص طلحہ بن عبید اللہ کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ اے ابو محمد! تم اس یمانی شخص یعنی ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہیں دیکھتے کہ تم سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو جاننے والا ہے۔ ہمیں اس سے ایسی ایسی احادیث سننے کو ملتی ہیں جو ہم تم سے نہیں سنتے۔ اس پر انہوں نے کہا کہ اس بات میں کوئی شک نہیں، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ باتیں سنی ہیں جو ہم نے نہیں سنیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ مسکین تھے۔ ان کے پاس کچھ بھی نہیں تھا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان بن کر پڑے رہتے تھے۔ اُن کا ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کے ساتھ ہوتا تھا۔ ہم لوگ کئی کئی گھر والے اور امیر لوگ تھے اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دن میں کبھی صبح کو اور

کبھی شام کو جایا کرتے تھے۔

(سنن الترمذی کتاب المناقب باب مناقب ابی ھریرة حدیث3837)

پس یہ لوگ تھے جنہوں نے دین کو دنیا پر اس طرح مقدم کر لیا کہ سب کچھ بھول گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مستقل مہمان بن گئے۔

اس مہمان نوازی کے بارے میں بھی روایات ملتی ہیں کہ ان کا کس طرح اور کیا حال ہوتا تھا۔ یہ نہیں کہ مہمانوں کی بھی کوئی ڈیمانڈ ہوتی تھی، بلکہ وہ تو پڑے ہوئے تھے۔ مہمان نوازی کا حق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ادا فرمایا کرتے تھے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر آیا ہے، ان کے بارے میں ایک روایت ہے کہ ایک موقع پر کئی دن کے فاقے سے بھوک کی شدت سے بے تاب تھے۔ لمبی روایت ہے۔ بہرحال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی یہ حالت دیکھی تو گھر تشریف لے گئے۔ حضرت ابوہریرہؓ ساتھ تھے۔ وہاں گھر میں گئے۔ ایک دودھ کا پیالہ کہیں سے تحفہ آیا ہوا تھا، تو آپؐ نے حضرت ابوہریرہ کو فرمایا کہ جاؤ جتنے بھی اصحابِ صفہ بیٹھے ہیں اُن سب کو بلا لاؤ۔ ان کی بھوک سے بُری حالت تھی۔ کہتے ہیں میں گیا اور ایک دائرہ کی صورت میں سب بیٹھ گئے اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کہا کہ دائیں طرف سے ان کو یہ دودھ پلانا شروع کرو۔ یہ خود بیان فرماتے ہیں کہ میری بھوک کی ایسی حالت تھی کہ میں سمجھتا تھا کہ سب سے زیادہ پہلا حق میرا ہے۔ اور جس طرح میں دودھ دیتا جاتا تھا، ہر اگلے شخص کو دودھ دیتے ہوئے میرے دل کی یہ کیفیت ہوتی تھی کہ اب یہ ختم ہو جائے گا اور میں بھوکا رہ جاؤں گا۔ اتنی بے چینی تھی بھوک کی۔ لیکن بہرحال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیونکہ اس سے ایک دو گھونٹ لئے ہوئے تھے، برکت پڑی ہوئی تھی، دعا تھی، اس برکت سے اُن سب نے دودھ پی لیا۔

(صحیح بخاری کتاب الرقاق باب کیف کان عیش النبی ﷺ و اصحابہ و تخلیھم عن الدنیا حدیث 6452)

تو یہ تھے مہمان اور اس طرح مہمان نوازی ہوتی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود اپنا بھی خیال نہیں فرماتے تھے بلکہ ان لوگوں کا پہلے خیال فرمایا کرتے تھے۔ پس یہ وہ لوگ تھے جو دین کا علم سیکھنے کی خواہش کی وجہ سے اپنا سب کچھ قربان کر چکے تھے اور مستقل مہمان تھے۔ آج ہمارے پاس اس طرح کے مستقل مہمان تو نہیں ہیں ہمارے پاس لیکن دینی اغراض کے لئے، دین سیکھنے کے لئے آنے والے مہمان ہمارے سپرد ہوئے ہیں اس لئے ان کی بھرپور مہمان نوازی بھی ہمارا فرض ہے۔

پس جیسا کہ میں نے کہا حضرت مسیح موعود نے جلسہ میں شمولیت کو بھی دینی غرض ہی بیان فرمایا ہے تاکہ دین سیکھ کر، دین حاصل کر کے یہ حقیقی مومن اور (-) بننے والے ہوں۔

(ماخوذ از آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 606)

پس یہ مہمان جو ہیں ان کی خدمت کرنا ہمارا فرض ہے اور اس لئے بھی فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے علاوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اور سنت پر عمل کرنے کا بھی ہمیں اللہ تعالیٰ کا ہی حکم ہے۔ اس زمانے میں جیسا کہ میں نے کہا حضرت مسیح موعود کے سپرد بھی یہ بڑا اہم کام کیا گیا ہے کہ مہمانوں کی مہمان نوازی کرو۔

پس اس لحاظ سے بھی حضرت مسیح موعود کے کاموں کی سرانجام دہی کے لئے، آپ کے ہر طرح سے مددگار بننے کے لئے ہمارا یہ بھی فرض بنتا ہے کہ مہمان نوازی کا جو کام ہمارے سپرد کیا گیا ہے اُس کو بھی احسن رنگ میں بجا لائیں۔

حضرت مسیح موعود کے زمانے کی مہمان نوازی کے بھی ایک دو واقعات پیش کرتا ہوں۔ بیشک پہلے سنے بھی ہوں لیکن ہر مرتبہ ان کو پڑھنے کے بعد یا سننے کے بعد کوئی نہ کوئی خوبصورت اور ایک نیا پہلو اُبھر کے سامنے آتا ہے۔ کارکنان کے لئے بعض واقعات میں سبق بھی ہوتا ہے۔

بعض دفعہ وقت کی قلّت کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے کام کرنے والے کارکنان کو جلدی ہوتی ہے۔ خاص طور پر جب مہمان کھانا کھا رہے ہوں تو ان کے سامنے ایسا اظہار ہو جاتا ہے جو مہمان کو یا برا لگتا ہے یا اُس کے سامنے بہرحال مناسب نہیں ہوتا۔ بعض دفعہ جلسہ کے پروگرام شروع ہونے کی وجہ سے بھی کارکن کو جلدی ہوتی ہے کہ جلسہ کا پروگرام شروع ہونے والا ہے اس لئے کھانے کی مارکی میں یا ڈائننگ کی مارکی میں جو کارکن ہیں وہ جلدی کر رہے ہوتے ہیں کہ مہمان جلدی کھانا کھائیں اور جائیں۔ تو جو واقعہ مَیں بیان کرنے لگا ہوں، اُس میں یہ کھانا کھلانے والے کارکنان کی مہمان نوازی کا جو اخلاق ہونا چاہئے، جو معیار ہونا چاہئے اُس کے بارے میں بیان ہوا ہے۔

حضرت میاں خیر دین صاحب سیکھوانی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ مَیں اپنے گاؤں سیکھواں سے قادیان پہنچا۔ جب میں گول کمرے کے سامنے ہوا تو حضرت صاحب گول کمرے میں مع چند احباب کھانا تناول فرما رہے تھے۔ مَیں نے اندر جا کر سلام کیا تو حضور نے نہایت بشاشت کے ساتھ فرمایا۔ آیئے میاں خیر دین صاحب، آئیں کھانا کھائیں۔ مَیں اس وقت کھانا کھا چکا تھا۔ مَیں نے عرض کیا کہ حضور مَیں کھانا کھا چکا ہوں۔ فرمایا نہیں، کھانا کھاؤ۔ میں بیٹھ گیا۔ کھانا چونکہ ختم تھا، لوگ کھانا کھا چکے تھے خود بھی فارغ ہو چکے تھے (یعنی حضرت مسیح موعود خود بھی فارغ ہو چکے تھے) لیکن میرے لئے حضور نے کوشش فرما کر روٹی سالن مہیا کر دیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی چھوٹی عمر کے تھے اور حضور کے ساتھ کھانے میں شامل تھے، اُن کا سالن والا برتن بھی میرے سامنے رکھ دیا۔ میں نے کھانا شروع کر دیا۔ ابھی چند لقمے کھائے تھے کہ میاں غلام محی الدین صاحب مرحوم جو حضرت خلیفہ اول کے رضاعی بھائی تھے، انہوں نے دسترخوان سے برتن سالن وغیرہ اُٹھانا شروع کر دیا اور کہتے ہیں کہ جلدی میں جو میرے آگے برتن تھا وہ بھی اُٹھا لیا۔ جب حضور کی اس پر نظر پڑی تو بڑے سخت الفاظ میں میاں غلام محی الدین صاحب کو تنبیہ کی کہ وہ بیچارہ پریشان ہو گیا کہ کیوں تم نے ان کے آگے سے یہ برتن اُٹھائے۔ کہتے ہیں مجھ میں بھی یہ طاقت نہیں تھی کہ میں کہوں کہ حضور کوئی بات نہیں، میرا پیٹ بھر چکا ہے، سیر ہو چکا ہوں۔ کہتے ہیں کہ برتن تو اُس غریب بیچارے نے میرے سامنے رکھ دیا اور پھر مَیں نے بھی کھانا شروع کر دیا۔ لیکن یہ بھی فرمایا کہ جب تک مَیں نہ کہوں، دسترخوان نہیں اُٹھانا۔ کہتے ہیں آخر مَیں نے چند لقمے کھائے اور کہا کہ دسترخوان اُٹھا لو۔ تب وہ اُٹھایا گیا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات (غیر مطبوعہ) جلد 13 صفحہ 455-454 روایات حضرت میاں خیرالدین صاحب)

تو یہ ایک واقعہ ہے کہ مہمان اگر کھانا کھا رہا ہے تو اُس کو آرام سے کھانے دینا چاہئے۔ اگر نماز یا جلسہ کا وقت قریب ہے، کارکنوں کو بھی جلدی ہوتی ہے اور تربیتی شعبہ جو ہے وہ بھی کوشش کر رہا ہوتا ہے کہ جلدی جلدی اُن کو وہاں سے نکالا جائے تو کھانے میں پہلے ہی کافی وقت ملنا چاہئے۔ اگر کوئی لیٹ آ بھی گیا ہے تو پھر اُس کو تسلی سے کھانا کھانے دینا چاہئے۔ ہاں یہ بتا دیا جائے کہ نماز میں اتنا وقت رہ گیا ہے یا جلسہ شروع ہونے میں یہ وقت رہ گیا ہے۔ لیکن کسی کے پیچھے پڑ کر یہ نہ کرنا چاہئے کہ جلدی اُٹھو، جاؤ، ہم نے سامان سمیٹنا ہے اور پلیٹیں اُٹھالی جائیں۔ اس سے مہمان نوازی کا حق ادا نہیں ہوتا۔

پھر حضرت مسیح موعود کی اپنی مہمان نوازی کے معیار کیا تھے؟ یہ تو ہم نے دیکھا، اپنے ماننے والوں سے کیا توقعات وابستہ تھیں جن کا ہمیں آج بھی خیال رکھنا چاہئے۔ اس کا اظہار آپ کے اس ارشاد سے ہوتا ہے۔

فرمایا: ''میرا ہمیشہ خیال رہتا ہے کہ کسی مہمان کو تکلیف نہ ہو، بلکہ اس کے لئے ہمیشہ تاکید کرتا رہتا ہوں کہ جہاں تک ہو سکے مہمانوں کو آرام دیا جاوے، مہمان کا دل مثل آئینہ کے نازک ہوتا ہے اور ذرا سی ٹھیس لگنے سے ٹوٹ جاتا ہے۔ اس سے پیشتر مَیں نے یہ انتظام کیا ہوا تھا کہ خود بھی مہمانوں کے ساتھ کھانا کھاتا تھا۔ مگر جب سے بیماری نے ترقی کی اور پرہیزی کھانا کھانا پڑا تو پھر وہ التزام نہ رہا۔ ساتھ ہی مہمانوں کی کثرت اس قدر ہو گئی کہ جگہ کافی نہ ہوتی تھی۔ اس لئے بہ مجبوری علیحدگی ہوئی۔ ہماری طرف سے ہر ایک کو اجازت ہے کہ اپنی تکلیف کو پیش کر دیا کرے۔ بعض لوگ بیمار ہوتے ہیں، اُن کے واسطے الگ کھانے کا انتظام ہو سکتا ہے''۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 292۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

اس ارشاد میں جن باتوں کی طرف آپ نے توجہ دلائی ہے، اُن میں سے دو اہم باتیں ہیں اور ہر کارکن کو ان باتوں کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ صرف کھانا کھلانے والے کارکن نہیں بلکہ ہر کارکن جس کا جلسہ کے انتظام کے ساتھ کچھ نہ کچھ تعلق ہے اس کے لئے اس میں نصیحت ہے۔

پہلی بات یہ فرمائی کہ جہاں تک ہو سکے مہمانوں کو آرام دیا جائے، مہمانوں کو آرام دینے کا معاملہ صرف کھانا کھلانے کی حد تک نہیں ہے۔ اس میں آنے والے مہمان کی رہائش کے بارے میں بھی ہدایت ہے۔ ٹریفک کنٹرول اور پارکنگ کے بہتر انتظام کی طرف بھی اشارہ ہے کیونکہ اس سے بھی مہمانوں کو بعض اوقات کوفت اُٹھانی پڑتی ہے اور بعض دفعہ اس طرح کی شکایات آتی رہتی ہیں کہ بڑی دور سے آنا پڑا۔ کاروں کی پارکنگ دور تھی، چل کر آنا پڑا یا وہاں سے جو بس سروس چلائی گئی اُس میں باقاعدگی نہیں تھی، یا ہم اتنے لیٹ ہو گئے۔ اسی طرح غسل خانوں اور ٹائلٹس کا کافی

انتظام ہونا چاہئے، اچھا انتظام ہونا چاہئے اور صفائی کی طرف توجہ بھی ہونی چاہئے۔ گزشتہ سال کی کمیوں کو سامنے رکھ کر یہ انتظام دیکھ لینا چاہئے۔ ٹکٹ کی چیکنگ کا انتظام ہے یا راستوں سے گزرنے کا انتظام ہے، خاص طور پر جو غیر مہمان آتے ہیں اور معذور افراد کیلئے تو ایسا انتظام ہو کہ اُنہیں زیادہ دیر انتظار نہ کرنا پڑے۔ اسی طرح چھوٹے بچوں والی ماؤں کے لئے بھی بہتر انتظام ہونا چاہئے تاکہ خاص طور پر بارش یا تیز دھوپ میں وہ جلدی جلدی گزر جائیں۔

پھر ایک یہ بات بھی آپ نے اس میں فرمائی ہے جس کا ہر ایک سے تعلق ہے کہ مہمان کا دل مثل آئینہ کے نازک ہوتا ہے۔ مہمان کا دل شیشہ کی طرح نازک ہوتا ہے۔ پس اس نازک دل کا خیال رکھنا بھی بہت ضروری ہے۔ اگر خیال رکھا جائے اور باقاعدہ سہولتیں مہیا کی جائیں تو عموماً شکوے پیدا نہیں ہوتے۔ لیکن پھر بھی اگر کوئی مہمان اپنی طبیعت کی وجہ سے شکوہ کرتا ہے اور ایسی بات کرتا ہے جو مناسب نہیں، تو کارکنان کا کام ہے کہ صبر اور حوصلہ سے اسے برداشت کریں، نہ کہ آگے سے جواب دیں۔ خاص طور پر سیکیورٹی کے کارکن جب ڈسپلن کریں تو پیار محبت سے سمجھائیں۔ بیشک جلسہ کی مارکی کے اندر بھی اور باہر بھی ڈسپلن ضروری ہے۔ اسی طرح سیکیورٹی بڑی ضروری ہے اور آجکل کے حالات میں تو سیکیورٹی کی طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ لیکن ایسا انداز اختیار کیا جائے جو کسی کے جذبات کو انگیخت نہ کرے، کوئی اس سے برا نہ منائے۔ خاص طور پر غیر مہمانوں کے ساتھ اگر کوئی معاملہ ایسا سنجیدہ ہو تو جو اپنے افسرانِ بالا ہیں اُن تک پہنچایا جائے، بجائے اس کے کہ وہاں تُو تکار ہو جائے اور معاملہ اَور بگڑ جائے۔ عموماً تو غیر مہمانوں کا پتہ ہی ہوتا ہے اور اچھا رویہ ہوتا ہے لیکن بعض دفعہ بعضوں کو لوگ نہیں بھی جانتے، اُن کے ساتھ بھی بہت ہی مہذب رویہ ہونا چاہئے اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب ہر ایک کے ساتھ مہذب رویہ ہو گا۔ کیونکہ جلسہ دیکھنے بہت سے لوگ ایسے بھی آتے ہیں جب وہ آپ کے اخلاق دیکھتے ہیں تو اُس کی وجہ سے ہی وہ متأثر ہو جاتے ہیں۔ پس اچھے اخلاق، اچھی ...... بھی ہے۔ پہلے تو جب تعداد تھوڑی تھی جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا، حضرت مسیح موعود خود مہمانوں کی مہمان نوازی کا اہتمام بھی فرماتے تھے اور اُن کے ساتھ کھانا بھی کھاتے تھے۔ لیکن پھر تعداد کی زیادتی ایک وجہ بنی اور کچھ پرہیزی کھانے اور طبیعت کی وجہ سے علیحدہ کھانا پڑا اور اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی تعداد بہت وسعت اختیار کر چکی ہے اور حضرت مسیح موعود کی نمائندگی میں خلیفۂ وقت کے لئے ممکن نہیں ہے کہ اس طرح ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا جائے یا ہر ایک کا انفرادی طور پر براہِ راست خیال رکھا جائے۔ پھر اس طرح اور بھی زیادہ مصروفیات ہو گئی ہیں۔ مہمانوں سے ملنا، یہ بھی ایک کام ہوتا ہے۔ دوسرے کام بھی ہیں۔ اس لئے یہ نظام قائم کیا گیا ہے کہ ہر شعبہ جو ہے وہ مہمانوں کے لئے زیادہ سے زیادہ سہولت پیدا کرنے کی کوشش کرے اور اپنی ذمہ واری کو پورے احساس سے ادا کرے۔ خلیفۂ وقت کا کارکنان پر یہ اعتماد ہوتا ہے کہ مہمانوں کے حق کو اچھی طرح ادا کر رہے ہوں گے۔ اور اس اعتماد پر ہر کارکن کو پورا اترنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ پس ہر کارکن اپنے اعلیٰ اخلاق کے نمونے دکھانے کی کوشش کرے اور اس کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ آنے والوں کو بہرحال یہ احساس ہوتا ہے کہ یہ لوگ خلیفہ وقت کے قریب رہنے والے ہیں، اس لئے ان کے ہر قسم کے معیار، عبادتوں کے معیار بھی، نیکی کے معیار بھی، اعلیٰ اخلاق کے معیار بھی، اونچے ہوں گے اور ہونے چاہئیں۔ پس ہر کارکن یہ خیال رکھے کہ صرف اپنی ڈیوٹی ادا کرنا ہی اُس کا فرض نہیں ہے بلکہ خاص طور پر ان دنوں میں نمازوں اور عبادت کی طرف توجہ اور باقاعدگی بھی انتہائی اہم ہے۔ عموماً تو ہے ہی، اور اس کا خاص طور پر اہتمام ہونا چاہئے۔ اسی طرح دوسری نیکیوں کی طرف بھی توجہ ہو۔ اعلیٰ اخلاق ہوں، یہ تو ایک عہدیدار کا، جماعت کے کام کرنے والے کا، ایک مستقل پہلو ہے اور ہونا چاہئے لیکن جلسہ کے دنوں میں مزید نکھر کر اس کو سامنے آنا چاہئے۔

جب میں یہ نصیحت کر رہا ہوں تو ربوہ کے جلسوں کی تصویر بھی سامنے گھوم جاتی ہے۔ جب وہاں یہ جلسے ہوتے تھے اور ایک دو جمعہ پہلے خلیفۂ وقت کی طرف سے اس طرح نصیحت کی جاتی تھی اور ربوہ کا رہنے والا ہر احمدی چاہے اس نے خدمت کے لئے اپنا نام پیش کیا ہے یا نہیں کیا، اِن نصائح پر عمل کرتا تھا اور بھرپور کوششیں ہوتی تھیں اور تیاریاں ہو رہی ہوتی تھیں۔ لیکن بہرحال اب حالات کی وجہ سے وہاں جلسے نہیں ہوتے۔ اُن احمدیوں کو، ربوہ کے احمدیوں کو اور پاکستان کے احمدیوں کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اُن کی کمیاں بھی پوری کرے۔

جیسا کہ میں نے کہا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ انگلستان کی جماعت ہر سال جلسہ پر مہمان نوازی کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ ہر کارکن اس کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ایک وقت تھا جب کہا جاتا تھا کہ یوکے کی جماعت کو جلسہ سالانہ کے انتظامات سنبھالنے کی طاقت اور استطاعت نہیں ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ہجرت کے شروع کے چند سالوں تک اس نظام کو چلانے کے لئے مرکز سے مدد لی جاتی تھی۔ وہاں سے بعض عہدیداران افسران آتے تھے جو آپ لوگوں کی مدد کرتے تھے۔ لیکن اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے افسران بھی اور کارکنان بھی تربیت یافتہ ہیں اور احسن رنگ میں کام سرانجام دینے والے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ جو کمی تھی وہ تو پوری ہو چکی ہے لیکن اس کمی کی دوری کی وجہ سے اور بہتری کی وجہ سے اور مہارت حاصل کرنے کی وجہ سے ہر کارکن میں اور ہر عہدیدار میں مزید عاجزی پیدا ہونی چاہئے۔ پس اس کی طرف ہمیشہ توجہ رکھیں۔ اللہ کے فضل سے افسر جلسہ سالانہ کی طرف سے انتظامات کی جو روزانہ رپورٹ آتی ہے، اُس سے پتہ لگتا ہے کہ بڑی گہرائی میں جا کر ماشاءاللہ ہر چیز کا خیال رکھنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور کام ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کارکنوں کو، مردوں، عورتوں اور بچوں کو بھی توفیق عطا فرمائے کہ وہ احسن رنگ میں اپنی ڈیوٹیاں ادا کرنے والے ہوں۔

ایک بات آج یہاں یہ بھی مَیں کہنا چاہتا ہوں، جیسا کہ مَیں نے کہا کہ سیکیورٹی کی طرف آجکل حالات کی وجہ سے زیادہ توجہ دی جاتی ہے اور یہ انتہائی اہم چیز ہے، اس میں کسی قسم کی کمی نہیں ہو سکتی نہ کمپرومائز (Compromise) ہو سکتا ہے، نہ ہونا چاہئے۔ لیکن ساتھ ہی جو جلسہ میں شامل ہونے کے لئے آتا ہے اس کے جذبات کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے۔ کارکنوں کو جو سیکیورٹی کارکن ہیں قانون تو بہرحال ہاتھ میں نہیں لینا۔ جب کوئی ایسا معاملہ ہو تو اس کو حکمت سے سنبھالنا ہے۔ اس ضمن میں ان احمدیوں کو جو اپنے ساتھ مہمان لاتے ہیں یا لانا چاہتے ہیں، یا انتظام کرواتے ہیں، میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جن مہمانوں کو لانا ہے اُن کے بارے میں پہلے بتا دینا چاہئے اور انتظامیہ سے معاملات طے کر لینے چاہئیں تاکہ بعد میں نہ مہمان لانے والے احمدیوں کو شکوہ ہو کہ سیکیورٹی چیک بہت زیادہ ہو گیا ہے، شامل ہونے سے روکا گیا یا بلاوجہ دیر لگائی گئی یا بعض وجوہات کی بنا پر انکار کر دیا گیا۔ آنے والا جو مہمان ہے اُس کے لئے بھی یہ چیز پریشانی اور embarrassement کا باعث بن جاتی ہے۔ تو اس بات کا خیال رکھیں کیونکہ آپ جس کو نہیں جانتے اُن کے لئے بہرحال پھر ضرورت سے زیادہ تفتیش بھی کرنی پڑتی ہے۔ اس لئے پہلے سے ہی انتظامات مکمل ہونے چاہئیں۔ جس کو بھی ساتھ لانا ہو، اور وہ بھی اس صورت میں جب یہاں باقاعدہ انتظام ہو، اور یا جو بھی پراسیس (Process) ہے اس میں سے پہلے ہر احمدی کو گزرنا چاہئے۔

یہ ہدایت گو کہ کارکنان کے لئے نہیں ہے لیکن یہ ایسی تھی کہ ان ہدایات کے ساتھ دینا ضروری تھی اس لئے کہ یہ کام بہت پہلے ہو جانا چاہئے۔ اب ایک ہفتہ باقی ہے، اگر کسی نے کسی مہمان کو لانا ہے تو اس کا پہلے انتظام کر لیں کیونکہ بعد میں مجھے ایسے بعض خطوط بھی آتے ہیں۔ اور انتظامیہ کسی وجہ سے انکار کرتی ہے تو پھر انتظامیہ کی مجبوری کو بھی لوگوں کو سمجھنا چاہئے اور شکوہ نہیں کرنا چاہئے۔ اور انتظامیہ کو بھی ایسے معاملات کو بڑی حکمت سے حل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تاکہ کسی کو شکوہ پیدا نہ ہو، اور یہی اعلیٰ اخلاق ہیں جن کو ہمیں دکھانا چاہئے۔

نیز یہ بھی کھول کر بتانا چاہتا ہوں کہ غیر مہمانوں کو لانے والے احمدیوں کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ دنیا کے عمومی حالات بھی اور خاص طور پر جماعت کے بارے میں بعض طبقے کی جو سوچ ہے اور جو حالات ہیں، شرارتی عنصر جو ہے، بڑا ایکٹو (Active) ہوا ہوا ہے۔ نقصان پہنچانے کی بعض دفعہ کوشش ہوتی ہے۔ اس لئے غیر مہمانوں کو لانے والے بھی صرف ابتدائی اور سرسری واقفیت کی بنا پر اُن کو مہمان نہ بنا لیا کریں۔ اس بارے میں بھولے پن کا مظاہرہ نہ کریں بلکہ ہر طرح سے تسلی کے بعد اور پرانے تعلقات والے جو ہیں، اُن کو ہی اگر مہمان لانا ہو تو جیسا کہ میں نے کہا کہ انتظامیہ سے پہلے رابطہ کر کے اور تمام معاملات طے کر کے پھر لے کر آئیں۔

آخر میں پھر اس بات کی طرف توجہ دلا دوں کہ مہمانوں کی اور خاص طور پر حضرت مسیح موعود کے مہمانوں کی مہمان نوازی کو فضلِ الٰہی سمجھیں اور اس کے لئے پہلے سے بڑھ کر قربانی کے جذبے کے تحت اپنی خدمات پیش کریں اور بجا لائیں۔ اللہ تعالیٰ سب کارکنان کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ دعاؤں پر بہت زور دیں، اللہ تعالیٰ جلسے کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور تمام انتظامات بروقت مکمل بھی ہو جائیں اور جو جو انتظامات ہیں، وہ کارکنان اُن کو احسن رنگ میں سرانجام دینے والے بھی ہوں۔

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 17/ اکتوبر 2012ء کو بمقام بیت الفضل لندن بوقت 12 بجے دوپہر درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم عبدالعزیز جہانگیر صاحب

مکرم عبدالعزیز جہانگیر صاحب ابن مکرم عبدالقیوم صاحب آف کرالے 14/ اکتوبر 2012ء کو 77 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ 1974ء کے فسادات میں جب ان کے تمام عزیز رشتہ دار جماعت سے علیحدہ ہوگئے اس وقت آپ انتہائی بہادری اور جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے خلافت اور جماعت کے ساتھ بڑے اخلاص و وفا کے ساتھ چمٹے رہے۔ انتہائی نیک، منکسر المزاج، دعا گو، پنجوقتہ نمازوں اور تہجد کے پابند، فدائی احمدی تھے۔ آپ کو ہزارہ میں بطور قائد مجلس و جنرل سیکرٹری اور راولپنڈی میں بطور سیکرٹری جائیداد خدمت کی توفیق ملی۔ آپ نے پچاس سال کی عمر میں قرآن کریم حفظ کرنا شروع کیا اور آخری عمر میں مکمل کیا۔ چند ماہ قبل ہجرت کر کے یو۔کے آئے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرمہ امینہ راحت صاحبہ

مکرمہ امینہ راحت صاحبہ اہلیہ مکرم جمال الدین صاحب آف کراچی مورخہ 11 ستمبر 2012ء کو 75 سال کی عمر میں امریکہ میں وفات پا گئیں۔ آپ حضرت میاں عبداللہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نواسی تھیں۔ آپ ایک مثالی ماں، مثالی بیوی اور چندوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی سچی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ غریبوں کی مدد اور جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی تھیں۔ حلقہ نارتھ شادمان ٹاؤن کراچی کی صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ بچوں کی بہت اچھی تربیت کی۔ خود بھی دعائیں کرتیں اور دوسروں کو بھی دعائیں سکھاتیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے سارے بچوں کو جماعت کی خدمت توفیق مل رہی ہے۔

مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ

مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمود احمد صاحب آف نواں کوٹ ضلع شیخوپورہ مورخہ یکم ستمبر 2012ء کو ربوہ میں وفات پا گئیں۔ آپ صوم و صلوٰۃ کی پابند اور نماز تہجد باقاعدہ پڑھتی تھیں۔ قرآن کریم سے بہت پیار تھا۔ روزانہ ایک سپارہ تلاوت کرتیں۔ مالی قربانی میں پیش پیش رہنے والی نیک، مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

مکرم عادل محبوب صاحب

مکرم عادل محبوب صاحب ابن مکرم میاں محبوب احمد صاحب مرحوم آف کینیڈا مورخہ 28 ستمبر 2012ء کو رات کام پر جا رہے تھے کہ ایک کار ایکسیڈنٹ میں شدید زخمی ہوگئے۔ ان کے سر پر شدید چوٹیں آئیں۔ 2 دن I.C.U میں لائف سپورٹ مشین پر رہے مگر جانبر نہ ہو سکے اور مورخہ 30 ستمبر 2012ء کو 28 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ مرحوم پنجوقتہ نمازوں اور تہجد کے پابند تھے۔ نظام خلافت اور نظام جماعت کے اطاعت گزار اور باوفا مخلص نوجوان تھے۔ طبیعت میں حیاء، حلم، خوش مزاجی اور نیکیوں کی طرف میلان تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ کو مقامی مجلس میں بطور معتمد مجلس خدمت کی توفیق مل رہی تھی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 4 سالہ بیٹا عمیر احمد اور تین بھائی یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ قرۃ العین صاحبہ

مکرمہ قرۃ العین صاحبہ اہلیہ مکرم ماہر سعید صاحب آف اسلام آباد مورخہ 31/ اگست 2012ء کو 40 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ 1996ء کی عالمی بیعت کے موقعہ پر بیعت کی۔ لندن یونیورسٹی سے بہت اعلیٰ پوزیشن لے کر ماسٹرز کیا۔ یونائیٹڈ نیشنز کی طرف سے اس کے ڈویلپمنٹ پروگراموں میں اعلیٰ عہدوں پر فائز رہیں۔ بیعت کے بعد جب انہوں نے حضرت مسیح موعود کی کتاب ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' پڑھی تو رات خواب میں دیکھا کہ تیز مقناطیسی روشنی پھیل رہی ہے اور ایک پر جلال و شوکت آواز آتی ہے کہ ''احمدیت ہی سیدھا راستہ ہے'' تو اس کے بعد ان کے ایمان میں مزید ترقی پیدا ہوئی۔ آپ اپنے خاندان میں اکیلی احمدی تھیں۔ والدین احمدیت کے سخت مخالف تھے لیکن آپ اپنے ایمان و استقامت پر آخر وقت تک ثابت قدم رہیں۔ جماعت کے کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہتی تھیں۔ چندوں میں بہت باقاعدہ تھیں۔ نیک سیرت اور باسلیقہ خاتون تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹی اور 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ

مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم رانا محمد خان صاحب صدر محلّہ باب الابواب غربی ربوہ مورخہ 19 ستمبر 2012ء کو ربوہ میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ نیک فطرت غریبوں کی ہمدرد، خلافت سے وفا کرنے والی، سلسلہ کی عاشق، داعیہ الی اللہ اپنوں اور غیروں سے محبت کرنے والی، فدائی احمدی، مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ چار بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم عبدالحفیظ شاہد صاحب مربی سلسلہ (وکالت اشاعت لندن) کی تایازاد بہن تھیں۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

۞ مکرم اللہ دتہ طاہر صاحب معلم وقف جدید دودہ ضلع سرگودھا تحریر کرتے ہیں۔

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ دودہ ضلع سرگودھا کے دو بچوں عزیزم مفسر احمد عمر 12 سال اور عزیزم مبشر احمد عمر 10 سال ابن مکرم انور علی صاحب نے قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے مورخہ 12/ اکتوبر 2012ء کو بعد نماز جمعہ بیت الذکر دودہ میں تقریب آمین منعقد ہوئی۔ مکرم عمران احمد صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ دودہ نے بچوں سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور دعا کروائی۔ بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت خاکسار کے حصہ میں آئی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو قرآنی انوار سے مالا مال کرے اور والدین کیلئے مبارک فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

۞ مکرم رانا مقصود احمد صاحب لندن تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ محترمہ قانتہ طیبہ صاحبہ کی والدہ محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ بشیر احمد صاحب لندن میں بس سے گر گئیں جس کی وجہ سے بازو پر فریکچر اور جسم پر چوٹیں لگی ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ و عاجلہ دے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

۞ مکرم ڈاکٹر طاہر مسعود صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی والدہ محترمہ بیمار ہیں۔ نیز مکرم چوہدری یوسف صادق صاحب محاسب حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی والدہ بھی بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ محترم خالد احسان صاحب آڈیٹر نظامت انصاراللہ علاقہ لاہور کا 21/ اکتوبر 2012ء کو CMH لاہور میں بائی پاس ہوا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

تحقیق و تجربہ اور کامیابی کے 54 سال

ڈیڑھ صد سے زائد مفید اور مؤثر دوائیں

مرض اٹھراء، اولاد نرینہ، امراض معدہ و جگر، نوجوانوں اور شادی شدہ جوڑوں کے امراض۔
بفضلہ تعالیٰ لاکھوں مریض شفاء پا چکے ہیں۔

اطباء و سٹاکسٹ فہرست ادویہ طلب کریں

خورشید 1958

حکیم شیخ بشیر احمد
ایم۔اے، فاضل طب والجراحت

مطب خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔

فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382
ای میل: khurshiddawakhana@gmail.com

گوندل کے ساتھ پچاس سال

☆ گوندل کراکری سے گوندل بینکوئیٹ ہال
☆ ترقی معیار اور خدمت کی گولڈن جوبلی

بکنگ آفس: گوندل کیٹرنگ گولبازار ربوہ
ہال: سرگودھا روڈ ربوہ

فون: 6212758, 0301-7979258, 0300-7709458

ربوہ میں طلوع وغروب یکم نومبر

طلوع فجر	4:57
طلوع آفتاب	6:22
زوال آفتاب	11:51
غروب آفتاب	5:21

تریاق بواسیر
بادی بواسیر کیلئے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

Best Return of your Money
انصاف کلاتھ ہاؤس
گل احمد۔ الکرم اور چکن کی اعلیٰ ورائٹی دستیاب ہے
ریلوے روڈ ربوہ فون شوروم:047-6213961

گلشن سویٹس اینڈ بیکرز
اعلیٰ اور معیاری مٹھائیوں کا مرکز
اعلیٰ کوالٹی ہمارا معیار اور لذت ہماری پہچان
● چاکلیٹ کیک ● فریش کریم کیک ● پیسٹری
● کریم رول ● کوکونٹ بسکٹ ● سپیشل کیک رس
● کھتائی ● فروٹ کیک ● شیرمال ● رس
اور خستہ بسکٹ بھی دستیاب ہیں
پروپرائیٹر: چوہدری طارق محمود
بالمقابل ایوان محمود یادگار روڈ ربوہ
فون دکان:6213823 موبائل:0343-7672823

MULTICOLOR INTERNATIONAL
SPECIALIST IN ALL KINDS OF:
Printing & Advertising
Email: multicolor13@yahoo.com
Cell: 92-321-412 1313, 0300-8080400
www.multicolorintl.com

FR-10

الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا ارشاد

مارچ 1984ء میں مینیجر الفضل کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں ایک چٹھی لکھی گئی جس میں یہ ذکر تھا کہ ماہ فروری 1984ء میں الفضل کی اشاعت سات ہزار تھی (خطبہ نمبر کی اشاعت آٹھ ہزار تھی) اس پر حضور انور نے اپنے دست مبارک سے رقم فرمایا۔

''ابھی تک اشاعت تھوڑی ہے۔ دس ہزار تو میں نے کم سے کم کہی تھی۔ پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے۔''

حضور انور کا یہ ارشاد احباب جماعت تک پہنچاتے ہوئے ہم احباب کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف بھی متوجہ کرتے ہیں کہ ابھی تک ہم حضور کے اس ارشاد کو بھی پورا نہیں کر سکے کہ اشاعت کم از کم دس ہزار ہو جبکہ حضور کا اصل منشاء مبارک یہ تھا کہ الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے۔ خاکسار اس نوٹ کے ذریعہ تمام امراء صاحبان، صدر صاحبان، سیکرٹریان اور ذیلی تنظیموں انصاراللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے عہدیداران کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ براہ کرم اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں۔ حضور انور کا ارشاد پورا کرنے میں ہی برکت ہے یہی تمام سعادتوں کا منبع اور سرچشمہ ہے۔ تمام احباب کے گھر میں روحانیت کی اس نہر کا پہنچنا ضروری ہے۔ اگر ہر احمدی گھر میں اخبار پہنچ جائے تو اشاعت بیس ہزار سے بھی اوپر جا سکتی ہے۔ تمام عہدیداران سے گزارش ہے کہ وہ اپنے فرائض کا ایک حصہ الفضل کی اشاعت میں اضافہ قرار دیں اور اس وقت تک چین نہ لیں جب تک حضور کا یہ ارشاد پورا کرنے کی سعادت نہ حاصل کریں۔

جملہ احباب جماعت کی خدمت میں اس مرحلے پر خاکسار عاجزانہ طور پر دعا کی درخواست کرتا ہے کہ مولا کریم اپنا فضل فرمائے اور ہمیں حضور کے بابرکت ارشاد پر پورے طور پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ ہماری کمزوریوں اور خطاؤں کو معاف کرے اور تمام ذمہ داریاں احسن طور پر ادا کرنے کی توفیق دے۔ آمین

(خاکسار۔ مینیجر روزنامہ الفضل)

گلٹیاں و رسولیاں
ایک ایسی دوا جس کے تین ماہ تک استعمال سے خدا کے فضل سے جسم کے کسی بھی حصے میں موجود گلٹیاں، رسولیاں ہمیشہ کیلئے ختم ہو جاتی ہیں۔
عطیہ ہومیو میڈیکل ڈسپنسری اینڈ لیبارٹری
ساہیوال روڈ نصیر آباد رحمٰن ربوہ:0308-7966197

04236684032
03009491442
دلہن جیولرز
قدیر احمد، حفیظ احمد
طالب دعا
Gold Place Plaza, Shop # 1, Defense Chowk,
Main Boulevard Defense Society Lahore Cantt

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

البشیرز
معروف قابل اعتماد نام
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات
اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم پتوکی 049-4423173 -047-6214510

Dawlance Super Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکروویو اون، واشنگ مشین، ٹی وی،
ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ میکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر
ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس گولبازار ربوہ
047-6214458

خبریں

امریکہ میں ''سینڈی'' طوفان سے ہولناک تباہی

امریکی تاریخ کے بدترین طوفان سینڈی نے ہولناک تباہی مچا دی ہے۔ مختلف واقعات میں 50 افراد ہلاک، سینکڑوں زخمی اور متعدد لاپتہ ہو گئے ہیں جبکہ دو جوہری پاور پلانٹس کو بند کر دیا گیا ہے۔ طوفان کے ٹکرانے کے بعد امریکہ کا مشرقی ساحلی علاقہ موسلا دھار بارش، سیلاب اور شدید برف باری کی زد میں ہے۔ واشنگٹن ڈی سی بھی زیر آب آ گیا ہے۔ امریکہ میں ایک کروڑ سے زائد افراد بجلی سے محروم ہیں۔ امریکہ کی 13 ریاستوں میں لاکھوں امریکی بے گھر ہو گئے۔ نیو جرسی میں ڈیم ٹوٹ گیا جبکہ نیویارک کے علاقے کوئنز میں پاور پلانٹ میں آتشزدگی اور دھماکے کے نتیجے میں 80 مکانات جل کر خاکستر ہو گئے۔ زیر زمین ریلوے نظام اور مواصلات کا نظام درہم برہم ہو گیا جبکہ 11 ریاستوں میں ایمرجنسی نافذ کرنے کے ساتھ ساتھ نیویارک کو انتہائی آفت زدہ قرار دے دیا گیا شہر میں 4 میٹر اونچی لہریں داخل ہو گئی ہیں۔ آئل ریفائنریاں اور بندرگاہیں بند کر دی گئیں۔ بجلی معطلی کے باعث موبائل فون سروس بھی بند ہو گئی ہے۔ 10 لاکھ افراد کو محفوظ مقامات کی طرف منتقل کر دیا گیا ہے۔

خریداران الفضل متوجہ ہوں

جو خریداران الفضل اخبار ہاکر سے حاصل کرتے ہیں ان کی خدمت میں اطلاع ہے کہ بل ماہ اکتوبر 2012ء مبلغ -/120 روپے بنتا ہے بل کی ادائیگی جلد از جلد کر دیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

خریداران الفضل وی پی وصول فرمائیں

دفتر روزنامہ الفضل کی طرف سے خریداری الفضل کا چندہ ختم ہونے پر بیرون ربوہ احباب کو وی پی پیکٹ بھجوایا جاتا ہے۔ اب جن خریداران الفضل کا چندہ ختم ہو چکا ہے ان کی خدمت میں بوجوہ خاکسار طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ دارالنصر غربی ربوہ کی طرف سے وی پی بھجوایا جا رہا ہے۔ مہربانی کر کے ادارہ کی طرف سے ارسال کردہ یہ پیکٹ وصول فرمائیں تاکہ رقم آپ کے کھاتہ میں درج کر کے اخبار الفضل جاری رکھا جا سکے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)